36

رمضان المبارک میں شیاطین کے جکڑے جانے پر ایک اشکال

مفتیان وعلماء کرام ومشائخ عظام! براہ کرم ایک تضاد حل فرما دیں ایک طرف تو حدیث میں ہے کہ رمضان المبارک میں شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے اور پورا ماہ صیام ان کو کھولا نہیں جاتا جبکہ دوسری طرف حدیث میں ہی ذکر ہے کہ شیطان جنگ بدر میں سراقہ بن جعشم کی شکل میں حاضر ہوا اور کفار کو لڑائی پر ابھارتا رہا حالانکہ جنگ بدر رمضان المبارک میں ہی لڑی گئی ہے پھر وہ کیسے حاضر ہوا؟

الجواب بعون الوهاب وهو الموفق للصواب

اَلْحَمْدُ للهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ أَمَّا بَعْدُ!

یہ قصہ بعض کتب تفسیر اور بعض کتب سیرت میں ذکر ہونے کی وجہ سے لوگوں کے ہاں جس انداز سے مشہور ہے وہ صحیح نہیں ہے اگرچہ بعض روایات میں اشارتاً اس کا ذکر ملتا ہے کہ شیطان جنگ بدر میں حاضر ہوا مگر پھر بھی کوئی تعارض یا تضاد نہیں ہے۔

اس کی تفصیل ملاحظہ ہو:

بعض مفسرین اور سیرت نگاروں نے ذکر کیا ہے کہ شیطان غزوہ بدر میں سراقہ بن جعشم کی شکل میں حاضر ہوا اور کفار کو لڑائی کے لیے جوش دلاتا رہا مگر جب معرکہ شروع ہوا تو بھاگ نکلا یہ واقعہ بعض مفسرین

نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:

﴿وَإِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَإِنِّي جَارٌ لَكُمْ فَلَمَّا تَرَاءَتِ الْفِئَتَانِ نَكَصَ عَلَى عَقِبَيْهِ وَقَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِنْكُمْ إِنِّي أَرَى مَا لَا تَرَوْنَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ وَاللَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ﴾

”اور جب شیطان نے ان کے لیے ان کے اعمال خوشنما بنا دیے اور کہا آج تم پر لوگوں میں سے کوئی غالب آنے والا نہیں اور یقیناً میں تمھارا حمایتی ہوں، پھر جب دونوں جماعتوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تو وہ اپنی ایڑیوں پر واپس پلٹا اور اس نے کہا بے شک میں تم سے بری ہوں، بے شک میں وہ کچھ دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھ رہے، بے شک میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور اللہ بہت سخت عذاب والا ہے۔“[1]

کی تفسیر میں نقل کیا ہے مگر نبی کریم ﷺ سے ایسا کوئی واقعہ کسی صحیح سند سے ثابت نہیں ہے اور قرآن مجید کی مذکورہ آیت کریمہ میں بھی ایسی کوئی وضاحت نہیں ہے اس لیے بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ شیطان نے ان کو وسوسہ ڈالا ، یہ قصہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا گیا ہے اور اس کی سند بھی محل نظر ہے کیونکہ یہ علی بن ابی طلحہ کی روایت ہے جسے وہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کر رہا ہے اور اس کا سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سماع ثابت نہیں ہے۔[2]

اس واقعہ کا خلاصہ یہ ہے کہ ابلیس جنگ بدر میں سراقہ بن جعشم کی شکل میں آیا اور کفار سے کہنے لگا آج تم پر کوئی بھی غالب نہیں آ سکتا کیونکہ میں تمہارے ساتھ ہوں جب دونوں فوجیں آمنے سامنے ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ نے مٹی کی ایک مٹھی لی اور کفار کی طرف پھینک دی وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے جبرائیل علیہ السلام ابلیس کی طرف بڑھے تو وہ بھی ایک مشرک سردار سے ہاتھ چھڑوا کر بھاگنے لگا تو اس نے کہا اے سراقہ! کہاں جا رہے ہو؟ تو اس نے کہا میں وہ کچھ دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھ رہے۔

یہ قصہ **المعجم الکبیر** میں 5/47 اور **تفسیر طبری** میں 13/7 پر موجود ہے مگر اس کی سند ضعیف ہے کیونکہ اس میں عبدالعزیز بن عمران ضعیف راوی ہے اس لیے امام ہیثمی نے **مجمع الزوائد** 6/82 میں اس سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔

[1] سورۃ الانفال:48. [2] تاریخ بغداد:11/ 428.

جیسا کہ ہم نے ذکر کیا کہ یہ قصہ صحیح سند سے ثابت نہیں ہے اس طرح اس قصے کا متن بھی اس کی نکارت (دیگر صحیح روایات کے خلاف ہونے) کی گواہی دے رہا ہے کیونکہ اس میں ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مٹی کی مٹھی کفار کی طرف پھینکی تو وہ سب کے سب بھاگ گئے حالانکہ بدر میں معرکہ برپا ہوا اور 14 کے قریب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شہادت کے مرتبے پر فائز ہوئے جبکہ 70 کے قریب سرداران کفار مارے گئے اور 70 کے قریب گرفتار ہوئے۔

جنگ بدر میں شیطان کی موجودگی کا اشارہ درج ذیل مرسل حدیث میں موجود ہے۔

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ كَرِيزٍ، أن رسول اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَا رؤي الشَّيْطَانُ يَوْمًا هُوَ فِيهِ أَصْغَرُ، وَلاَ أَدْحَرُ، وَلاَ أَحْقَرُ، وَلاَ أَغْيَظُ مِنْهُ فِي يَوْمِ عَرَفَةَ، وَمَا ذَاكَ إِلَّا لِمَا يرى مِنْ تَنَزُّلِ الرَّحْمَةِ، وَتجاوُزِ اللهِ عَنِ الذُّنُوبِ الْعِظَامِ، إِلَّا مَا رُئِيَ من يَوْمِ بَدْرٍ، فَقِيلَ: وَمَا رَأَى من يَوْمِ بَدْرٍ؟ فقَالَ: أَمَا إِنَّهُ قَدْ رَأَى جِبْرِيلَ عليه السلام وهو يَزَعُ الْمَلاَئِكَةَ.

"طلحہ بن عبید اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شیطان عرفہ کے دن اللہ تعالیٰ کی رحمت، گناہوں کی بخشش اور نزول معافی کی وجہ سے بہت ہی حقیر، ذلیل اور غضبناک تھا اتنا کسی اور دن میں نہ تھا لیکن جنگ بدر میں اس نے جو دیکھا تو اس سے بھی زیادہ کم رہ گیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! اس نے کیا دیکھا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس نے دیکھا جبریل امین علیہ السلام فرشتوں کی صفیں سیدھی کر رہے ہیں۔" [1]

یہ روایت متعدد طرق کی بنا پر بہرحال قابل قبول ہے تو ایسی صورت میں دونوں روایتوں کے مابین جمع و تطبیق کی صورت کچھ یوں ہے۔

1. رمضان المبارک میں سرکش شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں جبکہ بدر میں ظاہر ہونے والا کوئی عام شیطان ہوسکتا ہے۔ کیونکہ حدیث میں سرکش اور باغی شیاطین کو قید کرنے کی وضاحت ہے۔

عَنْ عَرْفَجَةَ قَالَ كُنْتُ فِي بَيْتٍ فِيهِ عُتْبَةُ بْنُ فَرْقَدٍ فَأَرَدْتُ أَنْ أُحَدِّثَ بِحَدِيثٍ وَكَانَ

[1] المؤطا، كتاب المناسك، باب فضل يوم عَرفة، حديث:1597

رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ كَأَنَّهُ أَوْلَى بِالْحَدِيثِ مِنِّي فَحَدَّثَ الرَّجُلُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "فِي رَمَضَانَ تُفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ النَّارِ وَيُصَفَّدُ فِيهِ كُلُّ شَيْطَانٍ مَرِيدٍ وَيُنَادِي مُنَادٍ كُلَّ لَيْلَةٍ يَا طَالِبَ الْخَيْرِ هَلُمَّ وَيَا طَالِبَ الشَّرِّ أَمْسِكْ"

”جناب عرفجہ بیان کرتے ہیں کہ ”میں ایک گھر میں تھا جس میں سیدنا عتبہ بن فرقد رضی اللہ عنہ بھی تھے۔تو میں نے ایک حدیث بیان کرنے کا ارادہ کیا۔(وہاں) نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں سے ایک صحابی تھے، لہٰذا وہ میری بجائے حدیث بیان کرنے کے زیادہ حق دار تھے۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے حدیث بیان فرمائی کہ آپ نے رمضان المبارک کے بارے میں بیان فرمایا:”اس میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، آگ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں، ہر سرکش شیطان کو بیڑیوں میں جکڑ دیا جاتا ہے اور ہر رات ایک اعلان کرنے والا اعلان کرتا ہے: اے نیکی کے طلب گار آگے آ،اور اے شر کے طلب گار رک جا۔“ [1]

اسے شیخ البانی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے۔

2 ممکن ہے کہ شیاطین کو قید کرنے کی وضاحت آپ نے غزوہ بدر کے بعد کی ہو کیونکہ رمضان المبارک کے روزوں کی فرضیت کے احکام ہجرت کے دوسرے سال نازل ہوئے ہیں اور غزوہ بدر بھی ہجرت کے دوسرے سال رمضان المبارک میں ہی وقوع پذیر ہوا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ میں نو سال رمضان المبارک کے روزے مسلمانوں پر فرض ہونے کے بعد رکھے ہیں اور آپ ماہ ربیع الاول 11 ہجری کو دنیا فانی سے کوچ کر گئے۔ [2]

بعض کے نزدیک شیاطین کا جکڑا جانا روزہ داروں کے حق میں ہے جیسا کہ شرح الزرقانی میں ہے:

3 أن تصفيد الشياطين: إنما هو في حق المؤمنين الصائمين، دون الكفار. قال أبو العباس القرطبي رحمه الله: إنما تُغلُّ عن الصائمين الصوْم الذي حوفظ على شروطه، وروعيت آدابه.

[1] سنن النسائي، كتاب الصيام، ذِكْرُ الِاخْتِلَافِ عَلَى مَعْمَرٍ فِيهِ، حديث:2108. [2] المجموع:6/350.

’’شیاطین کا قید کیا جانا روزہ دار مومنین کے لیے کفار کے لیے نہیں ابو العباس القرطبی کہتے ہیں: یقیناً وہ روزہ داروں کو ایسے روزے سے روکتا ہے جس کے آداب اور شروط محفوظ ہیں۔‘‘ [1]

وقال شيخ الإسلام ابن تيمية رحمه الله : والمصفَّد من الشياطين قد يؤذي، لكن هذا أقل وأضعف مما يكون في غير رمضان، فهو بحسب كمال الصوم ونقصه، فمن كان صومه كاملًا: دفعَ الشيطانَ دفعاً لا يدفعه دفع الصوم الناقص.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: ’’جکڑا ہوا شیطان بھی بعض دفعہ تکلیف پہنچاتا ہے مگر یہ رمضان المبارک میں دیگر اوقات کی نسبت کم اور ہلکی ہوتی ہے یہ روزے کے کمال اور نقص کے مطابق ہے جس کا روزہ کامل ہو وہ جس قدر شیطان کو اپنے آپ سے دور کرتا ہے ناقص روزے والا نہیں کرسکتا۔‘‘ [2]

والله تعالى أعلم وإسناد العلم إليه أسلم وصلى الله على نبيّنا محمّد وعلى آله وصحبه أجمعين

مفتیانِ عظام وعلماء کرام

#	مفتیان کرام	دستخط	#	مفتیان کرام	دستخط
1	حافظ محمد شریف حفظہ اللہ (فیصل آباد)	محمد شریف	2	عبدالعزیز نورستانی حفظہ اللہ (پشاور)	[signature]
3	مفتی بلال عبدالکریم حفظہ اللہ (گلگت)	بلال احمد	4	ثناء اللہ زاہدی حفظہ اللہ (صادق آباد)	[signature]
5	غلام مصطفی ظہیر حفظہ اللہ (سرگودھا)	[signature]	6	عبدالغفار اعوان حفظہ اللہ (اوکاڑہ)	عبدالغفار
7	مفتی مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ (لاہور)	[signature]	8	مفتی محمد انس مدنی حفظہ اللہ (کراچی)	[signature]
9	واصل واسطی حفظہ اللہ (کوئٹہ)	واصل واسطی	10	ڈاکٹر کندی حفظہ اللہ (کشمیر)	[signature]

مشرف عام	نائب رئیس	رئیس
حافظ مسعود عالم حفظہ اللہ	مفتی ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ	مفتی حافظ عبدالستار الحماد حفظہ اللہ
[signature]	ارشاد الحق اثری	[signature]

[1] شرح الزرقاني على موطأ الإمام مالك: 3 / 137. [2] مجموع الفتاوى: 25 / 246.